سوال

(321) مسجد کی علاوہ کسی اور جگہ جماعت کروانا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مسجد کے علاوہ کسی اور جگہ جماعت کروائی جاسکتی ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اللہ تعالیٰ نے پوری زمین مسلمانوں کے لیے نماز کے لیے پاک ٹھہرائی سوائے ان جگھوں کے جن سے شارع نے منع فرما دیا جیسا کہ حدیث میں :

«عن أبي سعيد الخدری قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الأرض كلها مسجد إلا المقبرة والحمام»

''زمین ساری کی ساری سجدے کی جگہ ہے سوائے قبرستان اور حمام کے۔'' (مسند احمد: 3 83)

اگر تو سائل کی مراد زمین کے لحاظ سے معلوم کرنا تھا کہ مسجد کے علاوہ بھی کسی جگہ نماز ہو سکتی ہے تو اس کا جواب اوپر سطور میں دیا جاچکا ہے۔ لیکن آج کل لوگ مسجدوں میں جانے کی بجائے اپنی اپنی دکانوں اور دفاتر میں دو دو یا تین تین افراد نمازیں ادا کرلیتے ہیں۔ اگرچہ یہ بات درست اور جائز ہے کہ آپ گروپ کی شکل میں کہیں بھی جماعت کرواسکتے ہیں اگر اس پر ہر کوئی ہمیشگی کرنا شروع کردے جیسا کہ اوپر مثال دی جاچکی ہے کہ دو دو تین افراد ہر گھر اور دکان میں جمع ہو کر جماعت کروالیں تو مسجدیں ویران پڑجائیں گی اور اسلام کا اجتماعی مزاج جو کہ مسجد میں اکٹھے ہونے سے اجاگر ہوتا ہے وہ ختم ہو کے رہ جائے گا لہٰذا احوط یہی ہے کہ قریب کی مسجد میں حاضر ہو کر نماز ادا کی جائے اگر مسجد دور ہے اور کسی مارکیٹ یا محلے میں اتنے لوگ جمع ہوجاتے ہیں تو وہ کسی جگہ کو عارضی مسجد بنا سکتے ہیں۔

فتاویٰ ارکان اسلام

نماز کے مسائل